© rasailojaraid.com

وجہ ہے کہ اسلام کے لئے جو درد ان کے دل میں تھا اس میں وہ اپنے ہم عصروں میں منفرد و ممتاز تھے۔ وہ شاہ ولی اللہ دھلوی رحمہ اللہ کے فکر کے حوالے سے قرآن کے فلسفۂ انقلاب کے زبردست داعی تھے اور اپنے استاذ شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ کے جانشین تھے۔ وہ تمام عمر غافل مسلمانوں کو قرآن کی دعوت دیتے رہے اور قرآنی اصولوں کے مطابق اسلامی انقلاب برپا کرنے کی راہ ہموار کرتے رہے۔ ان کی سوچ اور فکر میں وسعت تھی۔ مولانا سندھی، دنیا میں رونما ہونے والے انقلابات اور تجربات سے استفادہ کرنے کے قائل تھے اور دنیا کی تمام انقلابی تحریکوں پر انکی گہری نظر تھی۔ ۱۹۱۷ء میں روس کے سوشلسٹ انقلاب سے ایک زمانہ متاثر ہوا، مولانا بھی متاثر ہوئے۔ لیکن انقلابی جدوجہد سے فرار حاصل کرنے والے نادان مسلمانوں نے مولانا کو سوشلسٹ اور دہریہ قرار دے دیا (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ حالانکہ اگر مولانا سوشلسٹ ہوتے تو "لا اشترا کیتہ فی الاسلام" رسالہ تحریر نہ کرتے۔ اور مسلمانوں کو قرآن کی دعوت نہ دیتے۔ قرآن کا انقلابی پیغام مولانا کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ انہوں نے "الہام الرحمٰن" کے عنوان سے انقلابی تفسیر بھی لکھی۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ "سید" کے بیٹے نے "ہیر" لکھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا اظہار یوں فرمایا کہ "سکھ" کے بیٹے عبید اللہ کو "قرآن کی تفسیر" لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

زیر نظر کتاب میں مولانا کے تحریر کردہ پانچ خطبات اور آٹھ مقالات ہیں اور خود نوشت سوانح پر مشتمل ایک باب ہے۔ مولانا کی فکر سے آپ اختلاف کرسکتے ہیں لیکن انہیں سوشلسٹ قرار دینا یقیناً اپنے لئے جہنم کا گڑھا کھودنے کے مترادف ہے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کے خطبات و مقالات یقیناً ان کی فکر کو سمجھنے میں معاون ہیں اگرچہ اس کتاب کے مرتب پروفیسر محمد سرور مرحوم کے اپنے خیالات بھی مولانا سندھی کے افکار میں گڈمڈ ہوگئے ہیں مگر مولانا سندھی کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے والے ان کے نظریات سے بخوبی واقف ہیں ۔کتاب کا مطالعہ یقیناً نفع بخش ہے۔

❋ اطبا کے حیرت انگیز کارنامے

مرتبہ: حکیم عبدالناصر فاروقی (لیکچرار جامعہ طبیبہ دیوبند)

حکیم عبدالناصر فاروقی ہندوستان کے ایک بہت بڑے علمی گھرانے کے فردِ فرید ہیں۔ امام اہل سنت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمہ اللہ کے پڑپوتے ہیں۔ مولانا عبدالشکور فاروقی ایک متبحر عالم دین، بے باک صحافی اور طبیب تھے۔ علم و تحقیق اور لکھنا پڑھنا اس خاندان کا طرۂ امتیاز رہا ہے اور اب تک ہے۔ حکیم عبدالناصر فاروقی نوجوان ہیں اور علم طب انہیں وراثت میں ملا ہے۔ ان کے والد عبدالحی فاروقی بھی جامعہ ہمدرد دہلی کے شعبہ طب سے وابستہ تھے۔ زیر نظر کتاب میں خود مرتب کے بقول:

"میں نے کچھ ایسے واقعات جمع کرنے کی کوشش کی ہے جس سے اکابر کی فنی مہارت، حذاقت، ذہانت اور نباضی کے کمالات کا اندازہ ہوتا ہے ...... ان واقعات کے مطالعہ سے ہم جیسے طالب علموں کو ایک حوصلہ، امنگ اور فنی خود اعتمادی حاصل ہوتی ہے۔ اس کتاب میں ہر واقعہ کا عنوان اور اس میں مذکور شخصیات کے

© rasailojaraid.com